وضو درست کیجئے

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہ

مکتبۃ الاسلام کراچی

وضو درست کیجئے

اس رسالہ میں وضو کے فضائل، وضو کا مسنون طریقہ اور ضروری مسائل معتبر کتابوں سے لکھے گئے ہیں۔

تالیف

مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی
نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

ناشر
مکتبۃ الاسلام کراچی

حقوقِ طبع محفوظ

باہتمام شاہد محمود

مطبع القادِر پرنٹنگ پریس، کراچی

ناشر مکتبۃ الاِسلام، کراچی

کورنگی اِنڈسٹریل ایریا، کراچی

فون 65-021-5016664

موبائل 0300-8245793

ملنے کے پتے

- اِدارۃ المعارِف، دارالعلوم کراچی
- دارالاِشاعت، اردو بازار، کراچی
- ایچ ایم سعید، پاکستان چوک، کراچی
- مکتبہ زکریا، بنوری ٹاؤن، کراچی

فہرست

تصدیق

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہم العالی

نائب صدر جامعہ دارالعلوم کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

احقر نے عزیز محترم مولانا عبدالرؤف صاحب سکھروی، نائب مفتی دارالعلوم کراچی کا مرتب کردہ رسالہ ''وضو درست کیجئے'' کا مطالعہ کیا، ماشاء اللہ عزیز موصوف نے اس رسالہ میں نہایت مفید اور کارآمد باتیں جمع فرمادی ہیں جو مستند اور معتبر ہیں، اور اگر ہم ان باتوں کا خیال رکھ لیں تو کسی محنت ومشقت کے بغیر ہمارا وضو سنت کے مطابق ہو جائے۔

دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کی اس محنت کو شرفِ قبولیت عطا فرمائیں اور انہیں اسی طرح کی مزید خدمات کیلئے موفق فرمائیں اور مسلمانوں کو ان باتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں، آمین۔

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ

خادمِ طلبہ جامعہ دار العلوم کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مؤلف

وضو کے بارے میں احقر کے الگ الگ دو رسالے تھے، ایک ''مسائلِ وضو'' دوسرے ''وضو درست کیجئے'' دونوں میں بعض مسائل کم وبیش تھے اور ان کی ترتیب میں بھی قدرے فرق تھا، بعض احباب نے انہیں یکجا کرنے کا مشورہ دیا جو ناچیز کو پسند آیا۔ اس لئے اب ان دونوں رسالوں کو یکجا کر دیا ہے اصل ترتیب ''وضو درست کیجئے'' کی رکھی ہے اور ''مسائل وضو'' کے جو مسائل ''وضو درست کیجئے'' میں نہ تھے اس میں ان کا اضافہ کر دیا ہے اور پہلے ان دونوں رسالوں میں وضو کے مسائل بغیر عنوان کے جمع کئے گئے تھے اب انھیں عنوانات کے تحت منضبط کر دیا ہے تا کہ استفادہ آسان ہو اور دیگر چند مسائل

کا اضافہ بھی کر دیا ہے۔

بندہ کی دعا ہے حق تعالیٰ اس کو اپنے لئے خالص فرمائیں اور قبول فرمائیں اور تمام مسلمانوں کو اس کے مطابق اپنا اپنا وضو درست کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔آمین۔

بندہ عبدالرؤف سکھروی

۱۴۱۵/۲/۲۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ جل شانہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں انسان اور پھر مسلمان بنایا، اور بیشمار درود وسلام ہوں اس محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر جس نے ہمیں آدابِ انسانیت تعلیم فرمائے اور طہارت ونظافت کے احکام سے آگاہ فرمایا۔

کبھی آپ نے اس پر غور فرمایا کہ نماز کے متعلق قرآن کریم اور احادیثِ طیبہ میں بے شمار انوار وبرکات اور فوائد وثمرات کا ذکر ہے، نماز پڑھنے سے وہ ہمیں کیوں حاصل نہیں ہوتے؟ آخر کیا وجہ ہے ہم ان سے محروم رہتے ہیں؟ اور یہ محرومی ایک ہمہ گیر صورت اختیار کر چکی ہے۔

غور کرنے سے اس کی بہت سی وجوہات سمجھ میں آتی

ہیں جن میں سے ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم میں کامل طریقہ سے وضو کرنے کا اہتمام ختم ہو گیا ہے، اکثر ہمارا وضو ناقص اور خلافِ سنّت ہوتا ہے، عجلت، غفلت، سُستی اور لاعلمی میں آداب اور سنتوں کا خیال نہیں رہتا۔ اس کوتاہی میں بعض اچھے خاصے دیندار اور پنجوقتہ نمازی بھی مبتلا نظر آتے ہیں اس کوتاہی کو دور کرنے کے لئے یہ کتابچہ تحریر کیا گیا ہے، اس میں وضو کے چند فضائل، فرائض، سُنّتیں، مستحبات اور وضو کا مسنون طریقہ اور بعض ضروری مسائل لکھے گئے ہیں، آپ پوری توجہ اور اصلاح کی نیت سے ان کو پڑھیں، اور اپنے وضو کا بھرپور جائزہ لیں اور مسلسل لیتے رہیں اور بیان کردہ طریقہ سے ملاتے رہیں تا کہ وضو کی تمام کوتاہیاں اور خامیاں دور ہوں اور خلافِ سُنّت

وضو کرنے کی عادت چھوٹ کر سُنّت کے مطابق وضو کرنے کی عادت ہو جائے، اور نیز اپنے اہل خانہ، بچّوں اور بچّیوں کو بھی اس کے مطابق وضو کرنے کی تلقین کریں بلکہ کبھی کبھی اپنی نگرانی میں ان سے وضو کرائیں، اور وضو کے مسائل بھی ان کو سمجھائیں! اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنّت کے مطابق نماز پڑھنے اور وضو کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وضو کے لفظی و شرعی معنیٰ

وضو کے معنیٰ ''صفائی ستھرائی'' کے ہیں اور شریعت کی زبان میں چہرہ، دونوں ہاتھ اور دونوں قدم دھونے اور چوتھائی سر کے مسح کرنے کو وضو کہتے ہیں۔ (البحر الرائق)

گناہوں کی معافی

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے وضو کیا، اور خوب اچھی طرح وضو کیا تو اس کے جسم سے سارے گناہ نکل جائیں گے یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی۔ (صحیح بخاری ومسلم)

تشریح: مطلب یہ ہے کہ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم وہدایت کے مطابق آداب وسُنن کے اہتمام کے ساتھ پاکیزگی حاصل کرنے کیلئے اچھی طرح وضو کرے گا تو اس سے صرف اعضاءِ وضو کا میل کچیل اور باطنی ناپاکی ہی دور نہ ہوگی بلکہ وہ شخص

گناہوں سے بھی پاک وصاف ہو جائے گا۔ (معارف الحدیث)

اعضاءِ وضو کی نورانیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے امتی قیامت کے دن بلائے جائیں گے تو وضو کے اثر سے ان کے چہرے اور ہاتھ اور پاؤں روشن اور منوّر ہوں گے۔

تشریح: وضوء کا اثر اس دنیا میں تو یہ ہوتا ہے کہ چہرے اور ہاتھ پاؤں کی صفائی اور دھلائی ہو جاتی ہے اور جسم گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور خاصانِ حق کو ایک خاص قسم کے روحانی نشاط وانبساط کی کیفیت حاصل ہوتی ہے، لیکن جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمایا ہے، قیامت

میں وضوء کا ایک عجیب وغریب اثر یہ بھی ظاہر ہوگا کہ وضوء کرنے والے آپ کے امتیوں کے چہرے اور ہاتھ پاؤں وہاں خوب روشن اور تاباں ہوں گے اور یہ ان کا امتیازی نشان ہوگا، پھر جس کا وضو جتنا کامل ومکمل ہوگا اس کی یہ نورانیت اور تابانی بھی اسی درجہ کی ہوگی، جس کی صورت یہی ہے کہ وضو ہمیشہ دھیان اور اہتمام کے ساتھ مکمّل کریں اور جملہ آداب اور سُنّتوں کی پوری پابندی کریں (معارف الحدیث بتصرف)

وضوء کے فرائض

وضوء میں چار چیزیں فرض ہیں:۔

(۱) ایک مرتبہ سارا منہ دھونا۔

(۲) ایک مرتبہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔

(۳) ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

(۴) ایک ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔

(سورہ مائدہ۔ بحر، ص: ۹ ج: ۱)

وضوء کی سُنّتیں

وضوء میں پندرہ چیزیں سُنّت مؤکدہ ہیں:۔

(۱) وضوء کی نیت کرنا۔ (درمختار، ص: ۳۷، ج: ۱)

تشریح:۔ یعنی وضوء شروع کرنے سے پہلے دل میں ثواب اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ارادہ کریں صرف ہاتھ منہ صاف کرنے کی نیّت نہ ہو۔ نیّت کے الفاظ یہ ہیں: اے اللہ میں آپ کی رضا کے لئے وضوء کرتا ہوں۔

(۲) بسم اللہ کہنا۔ (درمختار، ص: ۴۷، ج: ۱)

تشریح:۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر وضوء شروع کریں بعض روایات میں یہ دعاء بھی منقول ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ اسے پڑھ کر وضوء شروع کریں۔

(۳) دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھونا۔ (درمختار، ص:۷۵، ج:۱)

(۴) مسواک کرنا۔ (درمختار، ص:۷۷، ج:۱)

مسواک کرنے کا طریقہ

مسواک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مسواک داہنے ہاتھ میں اس طرح لیں کہ مسواک کے ایک سرے کے قریب انگوٹھا اور دوسرے کے نیچے اخیر کی انگلی اور درمیان میں اوپر کی جانب باقی انگلیاں رکھیں اور مٹھی باندھ کر پکڑیں اور پہلے اوپر کے

دانتوں کی چوڑائی میں داہنی طرف مسواک کریں پھر بائیں طرف۔اسی طرح پھر نیچے کے دانتوں میں اسی طرح، اور ایک بار مسواک کرنے کے بعد مسواک کو منہ سے نکال کر نچوڑیں اور ازسرِ نو پانی سے بھگو کر کریں، اسی طرح تین بار کریں، اس کے بعد مسواک کو دھو کر دیوار وغیرہ سے کھڑی کر کے رکھ دیں، زمین پر ویسے ہی نہ رکھیں۔اور دانتوں کی لمبائی میں مسواک نہ کریں۔ (درمختار، ص:۷۸، ج:۱)

مسواک کس قسم کی ہونی چاہئے

مسواک ایسی خشک اور سخت لکڑی کی نہیں ہونی چاہئے جو دانتوں کو نقصان پہنچائے اور نہ ایسی تر اور نرم کہ میل کو صاف نہ کر سکے بلکہ متوسط درجہ کی ہونی چاہئے، نہ بہت نرم، نہ بہت

سخت ۔زہریلے درخت کی بھی نہیں ہونی چاہئے پیلو، زیتون یا کسی کڑوے درخت کی ہوتو بہتر ہے۔(درمختار،ص:۷۸،ج۱)

مسواک کی لمبائی

مسواک ایک بالشت لمبی ہونی چاہئے، استعمال میں تراشتے تراشتے اگر کم ہوجائے تو کچھ مضائقہ نہیں اور جب پکڑنے کے قابل نہ رہے تو بدل لینی چاہئے، اور موٹائی میں انگلی سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے اور سیدھی ہونی چاہئے، گرہ دار نہ ہو، اگر مسواک نہ ہو یا دانت نہ ہوں تو کپڑے یا انگلی سے مسواک کا کام لینا چاہئے۔ (درمختار،ص:۷۸،ج:۱)

(۵) کُلی کرنا۔ (درمختار،ص:۷۸،ج:۱)

تشریح: کلی تین بار کریں لیکن پانی ہر بار ہونا چاہئے اور منہ

بھر کر ہونا چاہئے اور کلّی میں اس قدر مبالغہ کرنا چاہئے کہ پانی حلق کے قریب تک پہنچ جائے بشرطیکہ روزہ دار نہ ہو، اگر روزہ دار ہو تو اس قدر مبالغہ نہ کرنا چاہئے۔

(۶) ناک میں پانی ڈالنا۔ (در مختار، ص:۹۷، ج:۱)

تشریح: ناک میں تین بار پانی لینا چاہئے اور ہر بار نیا پانی ہونا چاہئے اور اس قدر مبالغہ کیا جائے کہ پانی نتھنوں کی جڑ تک پہنچ جائے بشرطیکہ وضوء کرنے والا روزہ دار نہ ہو، اگر روزہ دار ہو تو اس کو زیادہ مبالغہ نہیں کرنا چاہئے۔ (در مختار، ص:۹۷، ج:۱)

(۷) ڈاڑھی کا خلال کرنا۔

تشریح: خلال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کے چلّو میں پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے کے بالوں کی جڑوں میں ڈالیں

اور ہاتھ کی پُشت گردن کی طرف کرکے انگلیاں بالوں میں ڈال کر نیچے سے اوپر کی جانب لے جائیں۔

واضح رہے کہ اگر وضو کرنے والا حج یا عمرہ کا احرام باندھے ہوئے ہوتو اسے ڈاڑھی میں خلال نہیں کرنا چاہئے، کیونکہ خلال کرنے میں بال ٹوٹنے کا اندیشہ ہے اور محرم کو بال توڑنا منع ہے۔ (درمختار، ص:۹۷، ج:۱)

(۸) ہاتھوں کو انگلیوں کی طرف سے دھونا نہ کہ کہنیوں کی طرف سے (علم الفقہ، ص:۷۷، ج:۱)

(۹) (الف) ہاتھ کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ (درمختار، ص:۸۰)

تشریح: ہاتھ کی انگلیوں کے خلال کرنے کا طریقہ ہے کہ ایک ہاتھ کی پشت دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھ کر اوپر کے ہاتھ کی انگلیاں

نیچے کے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر کھینچ لیں۔ (درمختار، ص:۸۰، ج:۱)

(ب) پیر کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ (درمختار، ص:۸۰، ج:۱)

تشریح: تین بار پیر کے دھونے کے وقت پیر کی انگلیوں کا ہر بار خلال کرنا اور خلال کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے اس طرح خلال کریں کہ داہنے پیر کی چھوٹی انگلی سے شروع کریں اور بائیں پیر کی چھوٹی انگلی پر ختم کریں۔ (درمختار، ص:۸۰، ج:۱)

(۱۰) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا۔ (درمختار، ص:۸۰، ج:۱)

تشریح: سر پر مسح کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ مع انگلیوں اور ہتھیلیوں کے تر کر کے سر کے آگے کے حصہ پر رکھ کر اس طرح پیچھے لے جائیں کہ سارے سر کا مسح ہو جائے۔ (شامی، ص:۸۰، ج:۱)

(۱۱) کانوں کا مسح کرنا (درمختار، ص:۸۲، ج:۱)

تشریح: سر کے مسح کے بعد کانوں کا مسح کرنا، لیکن کانوں کے مسح کے لئے از سرِ نو ہاتھوں کو تر نہ کرنا چاہئے بلکہ سر کے مسح کے لئے جو ہاتھ تر کئے تھے وہی اس کے لئے بھی کافی ہیں ہاں اگر سر کے مسح کے بعد عمامہ یا ٹوپی یا اور کوئی ایسی چیز چھوئیں جس سے ہاتھوں کی تری جاتی رہے تو پھر دوبارہ تر کریں، اور کانوں کے مسح کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیوں کو کانوں کے سوراخ اور اندرونی حصہ میں اچھی طرح گھمائیں اور انگوٹھوں سے ان کی پشت پر مسح کریں۔ (شامی، ص:۸۳، ج:۱)

(۱۲) ہر عضو کو تین بار دھونا۔ (درمختار، ص:۸۰، ج:۱)

تشریح: ہر عضو تین بار اس طرح دھونا چاہئے کہ ہر بار پورا دھل جائے

اور اگر ایک بار آدھا اور پھر دوسری بار باقی دھویا تو یہ دو بار نہ سمجھا جائے گا بلکہ ایک ہی بار سمجھا جائے گا۔ (شامی، ص:۸۰، ج:۱)

(۱۳) ترتیب سے وضو کرنا۔ (درمختار، ص:۸۳، ج:۱)

تشریح: وضو اسی ترتیب سے کرنا چاہئے جس ترتیب سے لکھا گیا ہے، یعنی پہلے نیت کرنا پھر بسم اللہ پڑھنا پھر دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا، مسواک کرنا، کلی کرنا، پھر ناک میں پانی ڈالنا، پھر منہ دھونا، پھر داڑھی کا خلال کرنا، پھر ہاتھوں کا دھونا، پھر انگلیوں کا خلال کرنا، پھر سر کا مسح کرنا، پھر پیروں کا دھونا، پھر پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ (علم الفقہ، ص:۸۷، ج:۱)

(۱۴) پے در پے وضو کرنا۔ (درمختار، ص:۸۳، ج:۱)

تشریح: ایک عضو کے دھونے کے بعد دوسرے عضو کے دھونے

میں اس قدر دیر نہ کریں پہلا عضو باوجود ہوا اور موسم کے معتدل ہونے کے خشک ہوجائے، ہاں اگر کسی ضرورت کی وجہ سے اس قدر دیر ہوجائے تو مضائقہ نہیں۔ (درمختار، ص:۸۳، ج:۱)

(۱۵) اعضاءِ وضو کو مَل مَل کر دھونا۔ (علم الفقہ، ص:۸۷، ج:۱)

تشریح: یعنی وضو میں جو اعضا دھوئے جاتے ہیں جیسے چہرہ، ہاتھ اور پیر انہیں خوب مَل کر دھوئیں۔

خاص طور پر سردیوں کے زمانہ میں اس کا زیادہ خیال رکھیں کیونکہ خشکی کی وجہ سے جسم کے کچھ حصے کے خشک رہنے کا قوی اندیشہ ہے۔

وضوء کے مستحبات

وضوء میں چودہ مستحبات ہیں :

(۱) پاک اور اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضوء کرنا۔ (درمختار، ص:۸۶، ج:۱)

تشریح: وضوء کیلئے کسی اونچے مقام پر بیٹھنا چاہئے تاکہ مستعمل پانی جسم اور کپڑوں پر نہ پڑے۔ (درمختار، ص:۸۶، ج:۱)

(۲) وضوء کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھنا۔ (درمختار، ص:۸۴، ج:۱)

(۳) وضوء کا برتن مٹی کا ہونا۔ (عالمگیری، ص:۶، ج:۱)

تشریح: پلاسٹک، اسٹیل، سلور، تانبا، پیتل کے برتن سے وضوء کرنا بھی بلا کراہت درست ہے۔

(۴) وضوء کرنے میں کسی سے مدد نہ لینا۔ (درمختار، ص:۸۶، ج:۱)

تشریح: یعنی کسی دوسرے شخص سے اعضاءِ وضوء کو نہ دھلوائیں، بلکہ خود ہی دھوئیں اور اگر کوئی شخص پانی دیتا جائے اور اعضاء کو خود ہی دھوئیں تو کچھ مضائقہ نہیں، اسی طرح بیماری وعلالت کی بناء پر کسی دوسرے سے دُھلوائیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔

(درمختار، ص:۸۶، ج:۱)

(۵) اعضاء وضوء کا جہاں تک دھونا فرض ہے اس سے زیادہ دھونا۔

(عالمگیری، ص:۶، ج:۱)

(۶) داہنے ہاتھ سے کلّی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔

(عالمگیری، ص:۶، ج:۱)

(۷) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

(عالمگیری، ص:۶، ج:۱)

(۸) انگوٹھی، چھلّے، چوڑیاں وغیرہ اگر ایسی ہوں کہ جسم تک پانی پہنچنے میں رکاوٹ نہ بنیں تو ان کو حرکت دینا۔

(علم الفقہ، ص:۷۹، ج:۱)

(۹) کانوں کا مسح کرتے وقت چھوٹی انگلی کا دونوں کانوں کے سوراخ میں ڈالنا۔ (عالمگیری، ص:۶، ج:۱)

(۱۰) پیر دھوتے وقت داہنے ہاتھ سے پانی ڈالنا اور بائیں ہاتھ سے مَلنا۔ (عالمگیری، ص:۶، ج:۱)

(۱۱) سردیوں کے موسم میں پہلے ہاتھ پیروں کو تر ہاتھ سے مَلنا تاکہ اعضاء پر دھوتے وقت پانی آسانی سے پہنچ جائے۔

(علم الفقہ، ص:۷۹، ج:۱)

(۱۲) ہر عضو کو دھوتے وقت بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

اور کلمۂ شہادت پڑھنا۔

(۱۳) وضوء میں اور وضوء کے بعد جو دعائیں احادیث شریف میں آئی ہیں ان کو پڑھنا (جو ابھی آگے آتی ہیں)۔

(درمختار، ص:۸۶، ج:۱)

(۱۴) وضوء کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر پینا۔

(عالمگیری، ص:۶، ج:۱)

(۱۵) گردن کا مسح کرنا۔ (درمختار)

(۱۶) دورانِ وضو دنیاوی باتوں سے احتراز کرنا۔ (درمختار)

وضوء کے مکروہات

وضوء کے مکروہات نو ہیں:

(۱) جو چیزیں وضوء میں مستحب ہیں ان کی خلاف ورزی اولیٰ

اور بہتر نہیں ہے۔ (علم الفقہ، ص:۷۹، ج:۱)

(۲) پانی ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا۔ (درمختار، ص:۸۹، ج:۱)

(۳) پانی اس قدر کم خرچ کرنا کہ جس سے اعضاء کے دھونے میں کمی رہ جائے۔ (درمختار، ص:۸۹، ج:۱)

(۴) وضوء کرتے ہوئے بلا ضرورت کوئی دنیا کی بات کرنا۔ ہاں ضروری بات کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (علم الفقہ، ص:۷۹، ج:۱)

(۵) وضوء میں اعضاءِ وضوء کے علاوہ دیگر اعضاء کو بلا ضرورت دھونا۔ (علم الفقہ، ص:۷۳، ج:۱)

(۶) منہ اور دوسرے اعضاء پر زور سے چھینٹا مارنا۔

(عالمگیری، ص:۶، ج:۱)

(۷) تین بار سے زیادہ اعضاء کو دھونا۔ (درمختار، ص:۸۹، ج:۱)

(۸) نئے پانی سے تین بار مسح کرنا۔ (درمختار، ص:۹، ج:۱)

وضوء کا مسنون طریقہ اور آداب

جب آپ وضوء کرنا چاہیں تو وضوء کرنے سے پہلے دل میں ارادہ کریں کہ میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے وضوء کرتا ہوں پھر وضوء کرنے کیلئے قبلہ کی طرف منہ کر کے کسی پاک اور بلند جگہ پر بیٹھ جائیں تاکہ وضوء میں استعمال ہونے والا پانی جسم اور کپڑوں پر نہ گرے، اور وضوء شروع کرتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھیں یا یہ دعاء پڑھیں: بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْإِسْلَامِ. (اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور حق تعالیٰ کا شکر ہے دینِ اسلام نصیب ہونے پر)

پھر سب سے پہلے دونوں ہاتھ تین دفعہ گٹوں (پہنچوں) تک دھوئیں اور دھوتے وقت یہ دعاء پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْیُمْنَ وَالْبَرَکَۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الشُّوْمِ وَالْھَلَاکَۃِ (اے اللہ! میں آپ سے دینی اور دنیاوی برکت مانگتا ہوں، اور بدبختی اور ہلاکت سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں)

پھر دائیں ہاتھ سے تین مرتبہ کلی کریں اور مسواک کریں اگر مسواک نہ ہو تو کسی موٹے کپڑے یا صرف انگلی سے اپنے دانت صاف کریں تاکہ سب میل کچیل دور ہو جائے اور اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ کر کے پانی خوب اچھی طرح سارے منہ میں پہنچائیں، اور اگر روزہ ہو تو غرغرہ نہ کریں، اور پھر یہ دعاء پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ. (اے اللہ! قرآن کریم کی تلاوت کرنے میں اور اپنے ذکر وشکراور اچھی طرح عبادت کرنے میں میری مدد فرما)

پھر دائیں ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی ڈالیں اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کریں، اور کوشش کریں کہ پانی نتھنیوں کی جڑ تک پہنچ جائے، لیکن جس شخص کا روزہ ہو وہ جتنی دور تک نرم نرم گوشت ہے اس سے اوپر پانی نہ لے جائے، اور ناک میں پانی ڈالتے وقت یہ دعاء پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَۃَ النَّارِ. اے اللہ! مجھ کو جنت کی خوشبو سنگھانا دوزخ کی بدبو سے بچانا۔

پھر تین مرتبہ چہرہ دھوئیں، اس طرح کہ پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک، سب جگہ پانی بہ جائے، دونوں ابروؤں کے نیچے بھی پانی پہنچائیں کہ کوئی جگہ سوکھی نہ رہے، اور چہرہ دھوتے وقت یہ دعاء پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ ط اے اللہ! جس دن بہت سے چہرے روشن اور بہت سے سیاہ ہوں گے اس دن میرا چہرہ روشن فرمانا۔

پھر تین بار داہنا ہاتھ کہنی سمیت دھوئیں، پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین بار دھوئیں، اس طرح کہ انگلیوں سے دھوتے ہوئے کہنیوں تک لے جائیں، اور ایک ہاتھ کی انگلیوں

کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر کے حرکت دیں، انگوٹھی پہنے ہوں یا عورتوں نے چھلّے پہن رکھے ہوں تو ان کو ہلائیں کہ کہیں کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے، اور داہنا ہاتھ دھوتے وقت یہ دعاء پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا . اے اللہ! میرا اعمال نامہ میرے داھنے ہاتھ میں دینا اور میرا حساب آسان لینا۔

اور بایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعاء پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِیْ ۔ اے اللہ! میرا اعمال نامہ میرے بائیں ہاتھ میں نہ دینا اور نہ میری پیٹھ کے پیچھے سے۔

پھر ایک مرتبہ تمام سر کا مسح کریں، اور مسح کرتے وقت یہ دعاء پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یومَ لاَ ظِلَّ اِلاَّ ظِلُّ عَرْشِکَ۔ اے اللہ! جس روز آپ کے عرش کے سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا اس روز مجھے اپنے عرش کا سایہ عنایت فرمایا۔

پھر کان کا مسح کریں اور کانوں کے اندر کا مسح شہادت کی انگلی سے اور کانوں کے اوپر کی طرف کا مسح انگوٹھوں سے کریں، پھر انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں لیکن گلے کا مسح نہ کریں، کہ یہ بُرا اور منع ہے۔ اور کانوں کے مسح کے لئے نیا پانی لینے کی ضرورت نہیں، سر کے مسح سے جو بچا ہوا پانی

ہاتھ پر لگا ہوا ہے وہی کافی ہے۔ اور کانوں کا مسح کرتے وقت یہ دعاء پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ ۔ اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو باتیں سن کر نیک باتوں پر عمل کرتے ہیں۔ اور گردن کا مسح کرتے وقت یہ دعاء کریں:

اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ ۔ اے اللہ! میری گردن دوزخ سے آزاد فرما۔

پھر داہنا پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھوئیں، پھر بایاں پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھوئیں، اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے پیر کی انگلیوں کا اس طرح خلال کریں کہ داہنے پیر کی چھوٹی انگلی سے شروع

کریں اور بائیں پیر کی چھوٹی انگلی پر ختم کریں ،اور پیروں کودھوتے ہوئے داہنے ہاتھ سے پانی ڈالیں اور بائیں ہاتھ سے مَلیں ،اور دایاں پاؤں دھوتے ہوئے یہ دعاء پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَذِلُّ الْاَقْدَامُ ۔اے اللہ! جس روز پُل صراط پر بہت سے قدم پھسلیں گے میرے پاؤں ثابت قدم رکھنا۔

اور بایاں پاؤں دھوتے وقت یہ دعاء پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْكُوْرًا وَتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ ۔اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما، اور میری کوشش کو قبول فرما اور میری تجارت کو ترقی عطا فرما۔ پھر وضو ختم ہونے پر آسمان کی طرف منہ کر کے کلمۂ شہادت پڑھیں۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

پھر یہ دعاء پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ۔ اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل فرما۔

اور یہ دعاء بھی پڑھیں:

سُبْحٰنَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْهَدُاَنْ لَّآ اِلٰهَ

اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ۔ اے اللہ! آپ پاک ہیں اور میں آپ کی تعریف کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف آپ ہی معبود ہیں اور میں آپ سے مغفرت چاہتا ہوں اور پھر آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

وضوء کے درمیان کسی جگہ یہ دعاء پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ ۔ اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور میرے لئے گھر میں وسعت پیدا فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

اس کے بعد برتن میں وضو کا پانی بچا ہو تو اس کو پئیں، خواہ تھوڑا سا ہو، اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت تَحِیَّۃُ الوضو پڑھیں، احادیث میں اس کا بڑا ثواب آیا ہے۔

پہلے ایک ایک کر کے مذکورہ دعائیں یاد کریں، کسی سے سب دعائیں یاد نہ ہو سکیں تو وضو کے شروع میں بسم اللہ درمیان میں وضو کی دعاء اور آخر میں کلمۂ شہادت اور اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی الخ یاد کرلیں، صرف ان کا پڑھ لینا بھی بہت مفید ہے، پورے اہتمام سے طریقہ بالا کے مطابق وضو کریں، چند بار کرنے سے سہولت اور پھر انشاءاللہ عادت ہو جائے گی۔

(ماخذ: شامی وعالمگیری)

وضو کب فرض ہے

وضو ہر نماز کیلئے فرض ہے۔ خواہ وہ نماز نفل ہو یا سنّت، واجب ہو یا فرض، جنازہ کی نماز ہو یا سجدہ تلاوت۔

(درمختار، ص:٦٠، ج:١)

وضو دو صورتوں میں واجب ہے۔

(۱) خانہ کعبہ کا طواف کرنے کیلئے۔

(۲) قرآن کریم چھونے کیلئے۔ (درمختار، ص: ۶۰، ج: ۱)

وضو کب مسنون ہے

وضو دو صورتوں میں مسنون ہے۔

(۱) سوتے وقت۔

(۲) غسل کیلئے۔ (علم الفقہ، ص: ۷۰، ج: ۱)

وضو کب مستحب ہے

وضو کرنا اٹھارہ صورتوں میں مستحب ہے۔

(۱) اذان و تکبیر کے وقت

(۲) خطبہ پڑھتے وقت۔ خطبہ خواہ نکاح کا ہو یا جمعہ کا یا کسی اور چیز کا۔

(۳) علم دین پڑھتے وقت۔

(۴) دین کی کتابیں چھوتے وقت۔

(۵) سلام یا سلام کا جواب دیتے وقت۔

(۶) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے وقت۔

(۷) سو کر اٹھنے کے بعد۔

(۸) اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد۔

(۹) میّت کو غسل دینے کے بعد۔

(۱۰) جنازہ اٹھانے کے بعد۔

(۱۱) ہر وقت باوضو رہنا۔

(۱۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیلئے۔

(۱۳) عرفات میں ٹھہرنے کے لئے۔

(۱۴) صفا و مروہ کی سعی کے لئے۔

(۱۵) جنبی کو غسل سے پہلے کھانا کھانے کے لئے۔

(۱۶) اپنی زوجہ سے خواہش پوری کرنے کے لئے۔

(۱۷) وہ حالتیں جن میں ہمارے نزدیک وضو نہیں جاتا اور دوسرے ائمہ کے نزدیک جاتا رہتا ہے۔

(۱۸) حیض یا نفاس والی عورت کو ہر نماز کے وقت وضو کرنا مستحب ہے۔ (۱تا۱۸، درمختار، ص:۶۱، ج۱)

وضو توڑنے والی چیزیں

پیشاب، پاخانہ، منی، مذی اور ہوا جو پیچھے سے نکلے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، البتہ اگر آگے کی راہ سے ہوا نکلے جیسا کہ بعض مرتبہ بیماری میں ایسا ہوتا ہے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا، اور اگر آگے یا پیچھے سے کوئی کیڑا جیسے کینچوا یا کنکری وغیرہ نکلے تو بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ: پیشاب کا قطرہ جب تک پیشاب کی نالی کے اندر رہے

وضو نہیں ٹوٹتا اور جب سوارخ سے باہر آجائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (ھندیہ)

خون نکلنے سے وضو ٹوٹنا

مسئلہ: اگر کسی نے فصد لی یا نکسیر پھوٹی یا چوٹ لگی اور خون نکل آیا یا پھوڑے پھنسی سے یا بدن میں اور کہیں سے خون نکلا یا پیپ نکلی تو وضو ٹوٹ گیا، البتہ اگر خون پیپ زخم کے منہ ہی پر رہے، زخم کے منہ سے آگے نہ بڑھے تو وضو نہیں ٹوٹا، چنانچہ اگر کسی کے سوئی یا کانٹا چبھ گیا اور خون نکل آیا لیکن بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا اور جو ذرا بھی بہ پڑا تو وضو ٹوٹ گیا۔ (کبیری، ص:۱۳۸)

مسئلہ: اگر کسی نے ناک سنکی اور اس میں جمے ہوئے خون کی پھٹکیاں نکلیں تو وضو نہیں ٹوٹا۔ وضو اس وقت ٹوٹتا ہے جب پتلا

خون نکلے اور بہ پڑے لہٰذا اگر کسی نے اپنی ناک میں انگلی ڈالی اور جب اس کو نکالا تو انگلی میں خون کا دھبہ معلوم ہوا لیکن وہ خون بس اتنا ہی ہے کہ انگلی میں تو ذرا سا لگ جاتا ہے لیکن بہتا نہیں ہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (کبیری، ص:۱۳۴)

مسئلہ: کسی کی آنکھ کے اندر دانہ تھا وہ ٹوٹ گیا یا خود اس نے توڑ دیا اور اس کا پانی بہ کر آنکھ میں پھیل گیا لیکن آنکھ کے باہر نہیں نکلا تو وضو نہیں ٹوٹا، اور اگر آنکھ کے باہر پانی نکل پڑا تو وضو ٹوٹ گیا، اسی طرح اگر کان کے اندر دانہ ہو اور ٹوٹ جائے تو جب تک خون، پیپ سوراخ کے اندر اس جگہ تک رہے جہاں پانی پہنچانا غسل کرتے وقت فرض نہیں ہے تب تک وضو نہیں ٹوٹتا اور جب ایسی جگہ پر آ جائے جہاں پانی پہنچانا فرض

ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (درمختار، ص:۹۱، ج:۱)

مسئلہ: اگر کسی کے کوئی زخم ہوا اور اس میں سے کیڑا نکلے یا کان سے نکلے یا زخم میں سے کچھ گوشت کٹ کر گر پڑے اور خون نہ نکلے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (کبیری، ص:۱۲۳)

مسئلہ: کسی نے اپنے پھوڑے یا چھالے کا چھلکا نوچ ڈالا اور اس کے نیچے خون یا پیپ دکھلائی دینے لگا لیکن وہ خون یا پیپ اپنی جگہ پر ٹھہرا ہوا ہے، کسی طرف نکل کر بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر بہ پڑا تو وضو ٹوٹ گیا۔ (کبیری، ص:۱۳۰)

مسئلہ: داد کے کھجلانے سے جو پانی نکلتا ہے وہ ناپاک ہے اور اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (امداد الفتاویٰ، ص:۵۴، ج:۱)

مسئلہ: کسی کے پھوڑے میں بڑا گہراؤ ہوگیا تو جب تک خون

یا پیپ اس گہراؤ کے سوا رخ کے اندر ہی اندر رہے باہر نکل کر بدن پر نہ آئے اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹتا۔ (عالمگیری، ص: ۷، ج: ۱)

مسئلہ: اگر خون یا پیپ زخم کے اندر سے نکل کر پھیل جائے یا پھایہ جذب ہو جائے یا پٹی بندھی ہو اس پر ظاہر ہو جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (امداد الفتاویٰ، ص: ۱۱، ج: ۱)

مسئلہ: اگر پھوڑے پھنسی کا خون خود سے نہیں نکلا، بلکہ اس نے دبا کر نکالا تب بھی وضو ٹوٹ جائے گا جبکہ خون بہ جائے۔

(درمختار، ص: ۹۲، ج: ۱)

مسئلہ: کسی کے زخم سے ذرا ذرا سا خون نکلنے لگا اس نے اس پر مٹی ڈال دی یا کپڑے سے پونچھ لیا پھر ذرا سا نکلا پھر اس نے پونچھ ڈالا اس طرح کئی دفعہ کیا کہ خون بہنے نہ پایا تو دل میں سوچیں اگر ایسا معلوم ہو کہ اگر پونچھا نہ جاتا تو بہ پڑتا تو وضو

ٹوٹ جائے گا اور اگر ایسا ہو کہ پونچھا نہ جاتا تب بھی نہ بہتا تو وضو نہ ٹوٹے گا۔

(کبیری، ص:۱۲۹)

مسوڑوں سے خون بہنا

مسئلہ: کسی کے تھوک میں خون معلوم ہوا تو اگر تھوک میں خون بہت کم ہے اور تھوک کا رنگ سفیدی یا زردی مائل ہے تو وضو نہیں ٹوٹا۔ اور اگر خون زیادہ یا برابر ہے اور رنگ سرخ مائل ہے تو وضو ٹوٹ گیا۔

(عالمگیری، ص:۸ ج:۱)

مسئلہ: اگر دانت سے کوئی چیز کاٹی اس چیز پر خون کا دھبہ معلوم ہوا یا دانت میں خلال کیا اور خلال میں خون کی سُرخی دکھائی دی لیکن تھوک میں بالکل خون کا رنگ معلوم نہیں ہوتا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

(کبیری، ص:۱۳۰)

تشریح: کسی کے دانتوں سے خون نکلا پھر وہ اس کو نگل گیا اور کم زیادہ کا پتہ نہ چلا تو احتیاطاً وضو لوٹا لینا چاہیے۔

آنکھ اور کان سے پانی بہنا

مسئلہ: کسی کے کان میں درد ہوتا ہے اور پانی نکلتا ہے تو یہ پانی جو کان سے بہتا ہے ناپاک ہے اگر چہ کوئی پھوڑا یا پھنسی معلوم نہ ہو، لہٰذا اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا جبکہ کان کے سوراخ سے نکل کر اس جگہ تک آ جائے جس کا دھونا غسل کرتے وقت فرض ہے، اسی طرح اگر ناف سے پانی نکلے اور درد بھی ہوتا ہو تو اس سے بھی وضو ٹوٹ جائیگا ایسے ہی اگر آنکھیں دکھتی اور کھٹکتی ہوں تو پانی بہنے اور آنسو نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر آنکھیں نہ دکھتی ہوں، نہ اس میں کچھ کھٹک ہو تو آنسو

سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

تشریح: آنکھ سے پانی نکلنے سے وضو ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے میں تحقیق یہ ہے کہ اگر آنکھ سے پانی کسی زخم کی وجہ سے نکلے خواہ وہ زخم ظاہر میں معلوم ہوتا ہے یا کسی مسلمان دیندار طبیب کی تشخیص سے معلوم ہو تب تو اس پانی کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں ٹوٹے گا۔ (حاشیہ بہشتی زیور، ص: ۶۷، ج: ۱)

لہٰذا اگر آنکھوں میں زخم نہ ہو تو محض دکھنے، کھٹکنے یا رونے سے اگر آنسو نکل آئیں تو ان سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

وضو میں قے ہونا

مسئلہ: اگر قے ہوئی اور اس میں کھانا یا پانی یا پت نکلی تو اگر قے منہ بھر کے ہوئی ہو تو وضو ٹوٹ گیا، اور اگر منہ بھر کر نہیں ہوئی تو

وضو نہیں ٹوٹا، اور منہ بھر کر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مشکل سے منہ میں رُکے، اور اگر قے میں صرف بلغم ہی بلغم نکلے تو وضو نہیں ٹوٹا، چاہے کم ہو یا زیادہ، منہ بھر کر ہو یا نہ ہو، اور اگر وہ جمع ہو کر ٹکڑے ٹکڑے نکلے اور منہ بھر کر ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر کم ہو، منہ بھر کر نہ ہو تو وضو نہ ٹوٹے گا۔ (کبیری، ص: ۱۲۷)

مسئلہ: اگر تھوڑی تھوڑی کئی دفعہ قے ہوئی لیکن سب ملا کر اتنی ہے کہ ایک دفعہ میں قے ہوتی تو منہ بھر کر ہو جاتی، تو اگر اس کئی دفعہ قے ہونے میں ایک ہی متلی برقرار رہی اور تھوڑی تھوڑی قے ہوتی رہی تو وضو ٹوٹ گیا، اور اگر اس کئی دفعہ قے ہونے میں ایک متلی برقرار نہیں تھی بلکہ پہلی دفعہ کی متلی جا چکی تھی اور طبیعت صاف ہو گئی تھی اور جی اچھا ہو گیا تھا پھر دوبارہ متلی ہوئی

اورتھوڑی سی قے ہوگئی پھر جب یہ متلی جاتی رہی تو تیسری دفعہ پھر متلی شروع ہوکر قے ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹا۔ (کبیری، ص:۱۲۸)

بے ہوش ہونا

مسئلہ: اگر کوئی شخص بے ہوش ہوگیا یا جنون کی وجہ سے عقل جاتی رہی تو وضو ٹوٹ گیا، چاہے بے ہوشی اور جنون تھوڑی دیر ہی رہا ہو۔ (درمختار، ص:۹۷، ج:۱)

نشہ میں وضو کا حکم

مسئلہ: اگر کسی شخص نے کوئی نشہ کی چیز کھالی اور اتنا نشہ ہوگیا کہ اچھی طرح چلا نہیں جاتا اور قدم ادھر ادھر بہکتے اور ڈگمگاتے ہیں تو وضو ٹوٹ گیا۔ (درمختار، ص:۹۷، ج:۱)

ہنسی سے وضو ٹوٹنا

مسئلہ: اگر نماز میں اتنی زور سے ہنسی آئی کہ نمازی نے خود بھی اپنی آواز سُن لی اور اس کے پاس والوں نے بھی سب نے سُن لی، جس طرح کھلکھلا کر ہنسنے میں سب پاس والے سُن لیتے ہیں تو اس سے وضو ٹوٹ گیا اور نماز بھی ٹوٹ گئی، اور اگر ہنسی اتنی آواز سے ہو کہ اپنے آپ کو آواز سنائی دے مگر سب پاس والے آواز نہ سُن سکیں اگر چہ بہت پاس والا سُن لے اس سے نماز نہیں ٹوٹے گی، اور وضو بھی نہیں ٹوٹے گا اور اگر ہنسی میں فقط دانت کھل گئے اور آواز بالکل نہیں نکلی تو نہ وضو ٹوٹا اور نہ نماز گئی اس طرح تبسّم کا حکم ہے کہ اس سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا اور نہ نماز۔ (کبیری، ص: ۱۳۹، وعالمگیری، ص: ۹، ج: ۱)

مسئلہ: اگر چھوٹا بچہ جو ابھی جوان نہیں ہوا نماز میں زور سے ہنس پڑے یا بالغ مرد یا بالغ عورت سجدۂ تلاوت میں ہنس پڑے یا جنازہ کی نماز میں کوئی زور سے ہنس پڑے تو وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ بچہ کی وہ نماز اور سجدۂ تلاوت اور جنازہ کی نماز ٹوٹ جائے گی جس میں اس کو زور سے ہنسی آئی ہے۔ (کبیری، ص: ۱۴۰)

وضو میں خون لینا

مسئلہ: رگ میں جو انجکشن لگتا ہے، جس میں پہلے انجکشن کے ذریعہ تھوڑا سا خون بدن سے نکالتے ہیں اس کے بعد دوا چڑھاتے ہیں اس میں وضو ٹوٹنے نہ ٹوٹنے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر انجکشن سے اتنا خون نکالا کہ اگر وہ جسم سے خود نکلتا تو بہ پڑتا، تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر انجکشن میں اتنا خون کم نکالا

کہ اگر اتنا خون بدن سے خود نکلتا تو ہر گز نہ بہتا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ اسی طرح کسی نے دوسرے کو اتنا خون دیا کہ اگر وہ بدن سے خود نکلتا تو ہر گز نہ بہتا تو وضو نہ ٹوٹے گا، اسی طرح کسی نے دوسرے کو اپنا اتنا خون دیا کہ اگر وہ بدن سے خود نکلتا تو بَہ پڑتا تو بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔

بحالتِ وضو سونا

مسئلہ: لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی خواہ چت لیٹے یا دائیں کروٹ پر یا بائیں کروٹ پر لیٹے تو وضو ٹوٹ گیا۔ اور اگر نماز میں بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے سو جائیں تو وضو نہیں ٹوٹتا، اور سجدہ میں یہ تفصیل ہے کہ عورت اگر اس طرح سجدہ کرے جس طرح کہ وہ کیا کرتی ہے اور پھر سجدہ میں سو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر مرد سجدہ

میں سو جائے اور اس نے سجدہ اس طرح کیا ہے جس طرح سجدہ کرنے کا مردوں کو حکم ہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (ھندیہ)

مسئلہ: اگر نماز سے باہر بیٹھے بیٹھے سوئے اور اپنے کولہے ایڑی سے دبائے رکھے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (کبیری، ص:۱۲۷)

مسئلہ: بیٹھے ہوئے نیند کا ایسا جھونکا آیا کہ گر پڑا تو اگر گر کر فوراً ہی آنکھ کھل گئی تو وضو نہیں ٹوٹا، اور اگر گرنے کے ذرا بعد آنکھ کھلی تو وضو ٹوٹ گیا۔ (طحطاوی، ص:۵۰)

مسئلہ: کوئی شخص زمین پر یا تخت پر یا گاڑی یا ٹرین یا ہوائی جہاز کی سیٹ پر بیٹھ کر سو گیا اور اس کو قدر گہری نیند آ گئی کہ اگر پیچھے والی ٹیک ہٹا لی جائے تو وہ گر پڑے لیکن ابھی اس کے ہوا خارج ہونے کی جگہ پوری طرح دبی ہوئی ہے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹا اور

اگراس کے ہوا خارج ہونے کی جگہ دبی ہوئی نہیں ہے تو بلا شبہ وضوٹوٹ گیا۔ (ھندیہ)

مسئلہ: کوئی شخص بیٹھ کر سو گیا اور نیند میں کبھی دائیں اور کبھی بائیں طرف جھکتا ہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (ھندیہ)

مسئلہ: کوئی شخص چوکڑی مار کر بیٹھا یا دائیں طرف یا بائیں طرف دونوں قدم نکالے اور دونوں کو لہے زمین پر جمے ہوئے ہیں اسی حالت میں نیند آ گئی اور وہ اسی طرح بیٹھا رہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (ھندیہ)

بیمار آدمی لیٹ کر نماز ادا کرتا ہے اگر وضو کرنے کے بعد لیٹے لیٹے آنکھ لگ جائے گی تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

(ھندیہ)

بحالتِ وضو اونگھنا

مسئلہ: بیٹھے بیٹھے اونگھنے اور جھومنے سے وضو نہیں ٹوٹتا جبکہ وہ گرنے نہ پائے۔ (طحطاوی)

مسئلہ: لیٹ کر اونگھنے میں اگر اونگھ ہلکی اور معمولی ہے کہ قریب بیٹھ کر باتیں کرنے والوں کی باتیں اس کو سنائی دیتی ہیں تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا اور اگر اونگھ گہری ہے کہ قریب بیٹھ کر باتیں کرنے والوں کی اس کو کچھ خبر نہیں تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (ھندیہ)

اعضاءِ وضو پر کسی چیز کا جما رہنا

مسئلہ: بعض اوقات سڑک میں استعمال ہونے والا ڈامر، تارکول، پاؤں میں لگ جاتا ہے، وضو میں اس کو اچھی طرح

چھڑانا ضروری ہے، اگر بغیر چھڑائے اوپر ہی سے پانی بہالیا تو وضو نہیں ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ: سیمنٹ یا پینٹ (روغنی رنگ) کی قسم سے کوئی چیز کاریگروں یا کسی اور کے ہاتھوں یا پیروں میں لگ جائے اور خشک ہو جائے اور پانی جلد تک نہ پہنچ سکے تو وضو میں ان کو چھڑانا بھی ضروری ہے ورنہ وضو نہیں ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ: اعضاء وضو میں سے کسی عضو پر کوئی دَلدار چیز لگی ہوئی ہو مثلاً ناخنوں پر ناخن پالش ہو، ڈاڑھی کے بالوں پر خضاب کی تہ جم گئی ہو اور یہ دونوں خشک ہوں تو ناخنوں کی سب پالش اور بالوں سے خضاب کی جمی ہوئی تہ کو دور کرنا ضروری ہے، بغیر چھڑائے محض اوپر سے پانی بہالینے سے وضو نہیں ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ: روٹی پکانے والوں اور والیوں کے ہاتھوں اور ناخنوں میں آٹا لگا رہ جائے اور خشک ہوجائے تو اس کو چھڑانا بھی ضروری ہے، اگر بغیر چھڑائے وضو کرلیا، اور اس کے نیچے پانی نہیں پہنچا تو وہ وضو نہیں ہوگا۔ (منیہ)

البتہ مذکورہ صورتوں میں جب آٹا یا رنگ و روغن وغیرہ ایسا چمٹ جائے کہ کوشش کے باوجود نہ چھوٹے اور چھڑانا دشوار ہو تو بغیر چھڑائے بھی وضو درست ہوجائے گا۔ (ھندیہ)

کسی حصہ کا خشک رہنا

مسئلہ: بعض حضرات منہ دھوتے وقت صرف چہرہ کی ٹکیہ کو دھولینا کافی سمجھتے ہیں، حالانکہ وضو کیلئے چہرہ کی تعریف میں پیشانی سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان

کی لَو تک کے درمیان کا سارا حصّہ داخل ہے، اور وضو میں اس سارے حصہ کا دھونا فرض ہے بشرطیکہ گھنی ڈاڑھی نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ: بعض حضرات بازوؤں کو دھوتے وقت کہنیوں کو اچھی طرح نہیں دھوتے اور کہنی کی پشت خشک رہ جاتی ہے، جس کی بناء پر وضو مکمّل نہیں ہوتا، لہٰذا کہنیوں کی پشت پر پانی اہتمام سے پہنچانا چاہیے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: بعض حضرات بازوؤں کو کہنیوں کی طرف سے دھویا کرتے ہیں یہ خلافِ سنّت ہے صحیح طریقہ یہ ہے کہ ہر بازو کو انگلیوں کی جانب سے اس طرح دھویا جائے کہ ایک ہاتھ کے چُلّو میں پانی لے کر ہاتھ کو اوپر کیا جائے، اور دوسرے ہاتھ کی مدد سے کہنی تک اس پانی کو بہالیا جائے اور اچھی طرح

ملا جائے، اسی طرح ہر بازو کو تین تین بار دھویا جائے۔

(طحطاوی علی مراقی الفلاح)

مسئلہ: بعض حضرات سر کا مسح کرنے میں خاص طور پر پگڑی باندھنے والے اور مسائل سے ناواقف لوگ اس قدر کوتاہی کرتے ہیں کہ پگڑی اور ٹوپی کے سامنے والے حصہ کو ذرا سا اونچا کر کے پیشانی کے قریب ترین بالوں کو چھو دینا کافی سمجھتے ہیں حالانکہ کم از کم سر کے چوتھائی حصہ کا مسح کرنا فرض ہے، اگر اس سے کم مقدار میں مسح کیا تو وضو نہیں ہوگا، اگر چوتھائی سر کے برابر کرلیا تو بھی سنت چھوڑنے کا گناہ ہوگا، اس لئے اہتمام سے تمام سر کا مسح کرنا چاہیے۔

مسئلہ: پاؤں دھوتے وقت بعض لوگ صرف اوپر سے پانی

بہالیتے ہیں اس طرح بسا اوقات پاؤں کے نیچے کا حصہ اور ٹخنوں کے نشیبی حصے اور انگلیوں کے درمیان کی جگہ خشک رہ جاتی ہے، کامل وضو کیلئے ضروری ہے کہ پاؤں کو اوپر نیچے اور ٹخنوں کے پیچھے بائیں ہاتھ سے خوب مَلا جائے ،اور انگلیوں کے درمیان بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے خلال کر کے اچھی طرح پانی پہنچایا جائے۔ (عالمگیری)

ڈاڑھی کا حکم

مسئلہ: ٹھوڑی کا دھونا فرض ہے بشرطیکہ ڈاڑھی کے بال اس پر نہ ہوں یا ہوں مگر اس قدر کم ہوں کہ کھال نظر آئے ،اور اگر ڈاڑھی اس قدر گھنی ہو کہ کھال نظر نہ آئے اور اندر کی سطح پر پانی پہنچانا مشکل ہو تو اس چھپی ہوئی کھال کو دھونا اور بالوں کی

جڑوں تک پانی پہنچانا فرض نہیں ہے، بلکہ وہ بال ہی قائم مقام کھال کے ہیں، ان پر پانی بہا دینا کافی ہے۔(شرح التنویر)

زخمی اعضاء کا حکم

مسئلہ: اگر ہاتھ پاؤں وغیرہ میں کوئی زخم یا پھوڑا، پُھنسی ہو اور اس پر پانی ڈالنا نقصان دہ ہو تو پانی نہ ڈالیں، وضو کرتے وقت صرف بھیگا ہوا ہاتھ پھیر لیں، اور اگر یہ بھی نقصان کرے تو ہاتھ بھی نہ پھیریں اتنی جگہ چھوڑ دیں۔ (کبیری)

مسئلہ: اگر ہاتھ پاؤں وغیرہ میں زخم ہے یا وہ پھٹ گئے ہیں یا ان میں درد ہے، یا کوئی اور بیماری ہے مگر اس حالت میں ان کو دھونا مضر نہ ہو اور دھونے سے تکلیف بھی نہ ہوتی ہو تو دھونا فرض ہے۔ (علم الفقہ)

مسئلہ: اگر اعضاء وضو پر کوئی زخم یا پھوڑا، پُھنسی ہو اور اس پر کُھرنڈ جم جائے، اور وضو کرنے والا وضو کے بعد اس کو اتار ڈالے اور خون وغیرہ کچھ نہ نکلے، تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا، ایسے ہی چہرے پر کیل اور مہاسے نکل آتے ہیں، ان کو نوچنے میں بعض دفعہ صرف جما ہوا خشک مادہ نکلتا ہے، اس کے نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا البتہ اگر ان دونوں صورتوں میں خون، پیپ یا پانی نکل کر بہ جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (کبیری)

کٹے ہوئے اعضاء کا حکم

مسئلہ: اگر کسی کا ایک ہاتھ کہنی کے اوپر سے کٹ گیا یا پیر ٹخنہ کے اوپر سے کٹ گیا تو کٹے ہوئے پیر کے دھونے کا فرض بھی ساقط ہو گیا، اور اگر کہنی یا ٹخنہ کے نیچے سے کاٹا گیا ہے تو جتنا

حصہ باقی ہے اس کو دھونا واجب ہے۔ دونوں ہاتھ یا دونوں پیر کٹنے کا حکم بھی یہی ہے۔ (درمختار)

اپنا یا کسی کا ستر دیکھنے کا حکم

مسئلہ: وضو کے بعد کسی کا ستر دیکھ لیا یا اپنا ستر کھل گیا یا ننگا ہو کر نہایا اور ننگے وضو کیا تو اس کا وضو درست ہے۔ پھر وضو دھرانے کی ضرورت نہیں ہے، البتہ بلا ضرورت شرعی کسی نامحرم کا ستر دیکھنا یا اپنا دکھلانا گناہ کی بات ہے۔ (مشکوۃ، ص:۲۲۸، وعلم الفقہ، ص:۸۷، ج:۱)

مسئلہ: مشہور ہے کہ کسی کو ننگا دیکھ لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، یہ غلط ہے۔ (اغلاط العوام، ص:۳۰)

مسئلہ: اپنی یا غیر کی شرمگاہ دیکھنے، چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا البتہ مستحب ہے کہ ہاتھ دھولیں۔ (درمختار، ص:۹۹، ج:۱)

وضو میں شک کے احکام

مسئلہ: وضو کر رہا تھا کہ شک ہو گیا کہ سر کا مسح کیا ہے یا نہیں یا کسی عضو کے دھونے ، نہ دھونے میں شک ہوا۔ تو اگر یہ شک پہلی مرتبہ ہوا ہے اور اس کو ایسا شک پڑنے کی عادت نہیں ہے تو مسح کر لے یا وہ عضو دھولے جس کے بارے میں شک ہوا ہے، اور اگر شک ہونے کی عادت ہی ہو گئی ہے تو پھر اس شک کی بالکل پرواہ نہ کریں اور اگر وضو سے فارغ ہونے کے بعد شک ہوا تو بھی اس کی پرواہ نہ کریں۔ (جب تک پکّا گمان نہ ہو جائے)۔

(عالمگیری، ص:۹، ج:۱)

مسئلہ: اگر وضو کے درمیان یا وضو کرنے کے بعد کسی نامعلوم عضو کی نسبت نہ دھونے کا شبہ ہو تو گمان غالب میں جو

عضو آئے اس کو دھو ڈالیں ورنہ پھر سے وضو کریں۔

(درمختار، ص:۱۰۱، ج:۱)

مسئلہ: اگر وضو کرنا تو یاد ہے اور اس کے بعد وضو ٹوٹنا اچھی طرح یاد نہیں کہ ٹوٹا ہے یا نہیں تو اس کا وضو باقی سمجھا جائے گا، اسی سے نماز درست ہے لیکن وضو پھر سے کر لینا بہتر ہے۔

(درمختار، ص:۱۰۲، ج:۱)

وضو میں پانی ضائع کرنا

وضو کے دوران پانی گرانے میں بہت احتیاط رکھنا چاہیے، آج کل عام طور پر وضو خانوں میں ٹونٹیاں لگی ہوتی ہیں، اور اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ ٹونٹی کھول کر بیٹھ جاتے ہیں، پانی تیزی کے ساتھ بہتا رہتا ہے اور ہمارے بعض بھائی

اس طرف بالکل توجہ نہیں فرماتے ، یاد رکھئے پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی اور قیمتی نعمت ہے ، لہٰذا اس کو بیکار نالی میں بہا دینا جائز نہیں ہے صرف خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ (درمختار)

ہمارا تجربہ ہے کہ اکثر ٹونٹیاں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ اگر مثلاً منہ دھونے کے لئے دونوں ہاتھوں کا پیالہ بنا کر پانی بھر لیا ہے تو صرف انگوٹھے کے اشارہ سے ٹونٹی بند کی جاسکتی ہے ، نیز دورانِ وضو ایک ہاتھ سے بھی بآسانی وضو کیا جاسکتا ہے اہتمام کر کے دیکھیں ، منہ پر پانی کا چھپکا مارتے وقت خیال رکھیں کہ پانی کی چھینٹیں نہ اڑیں اور اپنے اوپر اور دوسروں پر نہ گریں۔ (عالمگیری)

معذور کے مسائل

معذور کی تعریف اور اس کا حکم

جس کو ایسی نکسیر پھوٹی ہو کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی یا کوئی ایسا زخم ہے کہ برابر بہتا رہتا ہے۔ کوئی ساعت نہیں رکتا، یا پیشاب کی بیماری ہے کہ ہر وقت قطرہ آتا رہتا ہے اتنا وقت نہیں ملتا کہ طہارت سے نماز پڑھ سکے تو ایسے شخص کو معذور کہتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے، جب تک اس نماز کا وقت باقی رہے گا اس وقت تک اس کا وضو باقی رہے گا، البتہ جس بیماری میں مبتلا ہے اس کے سوا اگر کوئی بات ایسی پائی جائے جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو وہ وضو جاتا رہے گا اور پھر سے وضو کرنا پڑے گا، اس کی مثال یہ ہے کہ

کسی کو ایسی نکسیر پھوٹی کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی اس نے ظہر کے وقت وضو کرلیا تو جب تک ظہر کا وقت رہے گا نکسیر کے خون کی وجہ سے اس کا وضو نہ ٹوٹے گا۔ البتہ اگر پاخانہ، پیشاب کیا گیا یا سوئی چبھ گئی اس سے خون نکل پڑا تو وضو جاتا رہا، پھر وضو کریں، جب یہ وقت چلا گیا دوسری نماز کا وقت آ گیا تو اب دوسرے وقت دوسرا وضو کرنا چاہئے، اسی طرح ہر نماز کے وقت کرلیا کریں، اور اس وضو سے فرض، نفل جو چاہیں پڑھیں اور جتنی چاہیں پڑھیں۔ (درمختار، ص۲۰۲، ج:۱)

آدمی معذور جب بنتا ہے اور یہ حکم اس وقت لگاتے ہیں کہ پورا ایک وقت اسی طرح گذر جائے کہ برابر خون بہا کرے اور اتنا بھی وقت نہ ملے کہ اس وقت کی نماز طہارت

سے ادا کر سکیں، اگر اتنا وقت مل گیا کہ اس میں طہارت سے نماز پڑھ سکتے ہیں تو اس کو معذور نہیں کہیں گے البتہ جب پورا ایک وقت اسی طرح گذر گیا کہ اس طہارت سے نماز پڑھنے کا موقع نہیں ملا تو یہ شخص معذور ہو گیا اب اس کا وہی حکم ہے کہ ہر وقت نیا وضو کر لیا کرے پھر جب دوسرا وقت آئے، تو اس میں ہر وقت خون بہنا شرط نہیں ہے بلکہ وقت بھر میں اگر ایک دفعہ بھی خون آ جایا کرے اور سارے وقت بند رہے تو بھی معذور ہونا باقی رہے گا، ہاں اگر اس کے بعد ایک پورا وقت گذر جائے جس میں خون بالکل نہ آئے تو اب معذور نہیں رہے گا۔

اب اس کا حکم یہ ہے کہ جتنی دفعہ خون نکلے گا وضو ٹوٹ جائے گا۔ (درمختار، ص:۲۰۲، ج:۱)

مسئلہ: اگر فجر کے وقت وضو کیا تو آفتاب نکلنے کے بعد اس وضو سے نماز نہیں پڑھ سکتا ہے، دوسرا وضو کرنا چاہئے اور جب آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو اس وضو سے ظہر کی نماز پڑھنا درست ہے، ظہر کے وقت نیا وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے جب عصر کا وقت آئے گا تب نیا وضو کرنا پڑے گا، ہاں اگر کسی اور وجہ سے وضو ٹوٹ جائے تو یہ اور بات ہے۔

(در مختار، ص: ۲۰۳، ج: ۱)

مسئلہ: ظہر کا کچھ وقت ہولیا تھا تب زخم وغیرہ کا خون بہنا شروع ہوا، تو اخیر وقت تک انتظار کریں اگر بند ہو جائے تو خیر، نہیں تو وضو کر کے نماز پڑھ لیں، پھر اگر عصر کے پورے وقت میں اسی طرح بہا کہ نماز پڑھنے کی مہلت نہیں ملی، تو اب عصر کا وقت

گزرنے کے بعد معذور ہونے کا حکم لگائیں گے اور اگر عصر کے وقت کے اندر ہی بند ہو گیا تو وہ معذور نہیں۔ جو نمازیں اتنے وقت پڑھی ہیں وہ درست نہیں ہوئیں پھر سے پڑھیں۔

(درمختار، ص:۲۰۳، ج:۱)

مسئلہ: کسی کا ایسا زخم تھا کہ ہر دم بہا کرتا تھا اس نے وضو کیا پھر دوسرا زخم پیدا ہو گیا اور بہنے لگا تو وضو ٹوٹ گیا پھر سے وضو کریں۔

(درمختار، ص:۲۰۴، ج:۱)

مسئلہ: معذور نے پیشاب، پاخانہ کی وجہ سے وضو کیا اور جس وقت وضو کیا تھا اس وقت خون بند تھا جب وضو کر چکا تب خون آیا تو اس خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا البتہ جو وضو نکسیر وغیرہ کے سبب کیا ہے خاص وہ وضو نکسیر کی وجہ سے نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ: اگر معذور کا خون وغیرہ کپڑے میں لگ جائے تو دیکھو اگر ایسا ہو کہ نماز ختم کرنے سے پہلے ہی پھر لگ جائے تو اس کا دھونا واجب نہیں ہے، اور اگر یہ معلوم ہو کہ اتنی جلدی نہ بھریگا بلکہ نماز طہارت سے ادا ہو جائے گی تو دھوڈالنا واجب ہے، اگر ایک روپے سے بڑھ جائے تو بغیر دھوئے نماز نہیں ہوگی۔

(درمختار، ص:۲۰۴، ج:۱)

متفرق مسائل

مسئلہ: وضو (غسل یا تیمّم) کرتے ہوئے درمیان میں اگر کوئی وضوتوڑنے والی چیز واقع ہو جائے، مثلاً ہوا خارج ہو جائے تو پھر نئے سرے سے وضو کریں، کم از کم فرض اعضاء پھر سے دھوئیں۔

(منیۃ المصلّی)

مسئلہ: ڈکار آنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، خواہ بدبودار ہو۔

(علم الفقہ، ص: ۸۷، ج: ۱)

مسئلہ: گرمی دانے سے اگر پانی اتنا زیادہ نکلے کہ گرمی دانوں سے بڑھ کر بدن پر بہنے لگے تو ناقضِ وضو ہونا چاہیے ورنہ نہیں۔

(امداد المفتین، ص: ۱۹۰، ج: ۱)

مسئلہ: وضو کی حالت میں اگر مذی نکل آئے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(درمختار، ص: ۹۱، ج: ۱)

مسئلہ: خواتین کو بعض مرتبہ بیماری کی وجہ سے رینٹ کی طرح لیسدار پانی آگے کی طرف سے آتا ہے تو احتیاط اس میں ہے

کہ وہ پانی نجس ہے اور اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(مراقی الفلاح، ص:۵۵)

مسئلہ: پیشاب یا مذی کا قطرہ سوراخ سے باہر نکل آیا لیکن ابھی اس کی کھال کے اندر ہے جو اوپر ہوتی ہے تب بھی وضو ٹوٹ گیا وضو ٹوٹنے کیلئے کھال سے باہر نکلنا ضروری نہیں۔

(شامی، ص:۹۱، ج:۱)

مسئلہ: مرد کے پیشاب کے مقام سے جب عورت کے پیشاب کا مقام مل جائے اور کچھ کپڑا وغیرہ درمیان میں حائل نہ ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ایسے ہی اگر دو عورتیں اپنی اپنی پیشابگاہیں ملائیں تب بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن خود یہ نہایت برا اور گناہ کا کام ہے، دونوں صورتوں میں چاہے کچھ نکلے، چاہے نہ نکلے ایک ہی حکم ہے۔

(درمختار، ص:۹۹، ج:۱)

مسئلہ: وضو کے بعد ناخن کٹائے یا زخم کے اوپر کی کھال نوچ ڈالی تو وضو میں کوئی نقصان نہیں آیا، نہ وضو کے دہرانے کی

ضرورت ہے اور نہ اتنی جگہ پھر تر کرنے کا حکم ہے۔ (کبیری، ص:۱۴۲)

مسئلہ: اگر چھاتی سے پانی نکلتا ہے اور درد بھی ہوتا ہے تو وہ بھی نجس ہے اس سے وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر درد نہیں ہے تو نجس نہیں اور وضو بھی نہیں ٹوٹے گا۔ (در مختار، ص:۱۰۰، ج:۱)

مسئلہ: کسی نے جونک لگوائی اور جونک میں اتنا خون بھر گیا کہ اگر بیچ سے کاٹ دو تو خون بہ پڑے تو وضو جاتا رہا اور جو اتنا نہ پیا ہو بلکہ بہت کم پیا ہو تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر مچھر یا مکھی یا کھٹمل نے خون پیا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ (در مختار، ص:۹۴، ج:۱)

مسئلہ: بلغم نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (فتاویٰ دار العلوم دیو بند ص:۱۱۳، ج:۱)

مسئلہ: حقہ پینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (فتاویٰ دار العلوم دیو بند ص:۱۱۳، ج:۱)

یہی سگریٹ اور نسوار کا حکم ہے۔

وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِ الْکَرِیْمِ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

☆☆☆

گذارش

اس کتاب سے استفادہ کرنے کے بعد حفاظت سے رکھیئے، اگر ضرورت سے زائد ہو تو کسی اور کو دے دیں لیکن براہ کرم اس کو ضائع نہ فرمائیں۔ (شکریہ)